© rasailojaraid.com

ناظم دار العلوم

احوال و کوائف

دار العلوم حقانیہ

وار دین وصادرین | دار العلوم میں ہر طبقۂ خیال اور مکتبِ فکر کے واردین وصادرین کی آمد و رفت جاری رہتی ہے۔ ۸ر جولائی ۷۳ء کو پشاور جاتے ہوئے متعدد قومی وسیاسی اور مذہبی رہنما کچھ دیر کیلئے حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ سے ملاقات اور دار العلوم کی زیارت کے لئے تشریف لائے۔ حضرت مولانا مفتی محمود کی معیت میں مولانا شاہ احمد نورانی مولانا ازہری، متحدہ محاذ کے جنرل سیکرٹری پروفیسر غفور احمد اور جناب چودھری ظہور الٰہی صاحب نے قدم رنجہ فرمایا۔ طلبہ کی خواہش پر ان حضرات نے جیذمنٹ کیلئے خطاب بھی فرمایا۔ مولانا نورانی نے فی البدیہہ عربی میں علم دین اور علماء کی فضیلت بیان کی انہوں نے کہاکہ دار العلوم کی علمی و دینی مرکزیت اور شہرت کی وجہ سے یہاں آنا میری دیرینہ خواہش تھی۔ یہاں کے طلبہ کے چہروں پر علوم نبوت کے انوار محسوس ہو رہے ہیں۔ چودھری ظہور الٰہی صاحب نے کہاکہ قدر و منزلت کی اس محفل میں شرکت اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھتا ہوں۔ برائیوں کی وجہ سے قوم ظلم میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر موت کی نیند نہ ہو تو قومیں جاگ اٹھتی ہیں۔ مگر اب بھی اللہ کے فضل سے کچھ لوگ شمع ہدایت روشن کئے ہوئے ہیں جسکی مثال یہ دار العلوم ہے۔ جناب پروفیسر غفور احمد صاحب نے فرمایا کہ یہاں کی حاضری کو خوش قسمتی سمجھتا ہوں۔ آسمان کا سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔ مگر اللہ کی بندگی اطاعت اور علوم کا سورج مغرب سے طلوع ہوا۔ دار العلوم جیسی درسگاہیں پاکستان قائم رکھنے والے لوگوں اور اسلام چاہنے والوں کے ہیں۔ یہاں سے نکلنے والے روشنی کے چراغ اور پہاڑی کے نمک ہیں۔ مولانا عبد المصطفیٰ ازہری نے کہاکہ یہ ادارہ حضورؐ کے پیغام کا حامل ہے۔ علماء کے مساعی سے دستور قدرے اسلامی ہوا۔ اور ایسی ہی جدوجہد سے ملک دین و دنیا کے اعتبار سے پھولتا پھیلتا نظر آئے گا۔ انشاء اللہ۔ قائد وفد مولانا مفتی محمود صاحب نے کہاکہ میں تو ہفتہ دو ہفتہ میں ضرور آپ کے پاس آتا ہوں۔ یہاں میری حیثیت میزبان کی ہے۔ انہوں نے معزز مہمانوں کا اپنے اور حضرت شیخ الحدیث کی طرف سے یہاں آمد پر شکریہ ادا کیا۔ اور کہاکہ ہماری جدوجہد ہے کہ جو علوم قرآن و حدیث آپ یہاں حاصل کر رہے ہیں اسے ملک میں جاری کر سکیں اور دین کا نظام قائم ہو۔ معزز مہمانوں نے دار العلوم کے تمام شعبوں کا معائنہ بھی کیا اور کتاب الآراء میں تاثرات قلمبند کئے۔

© rasailojaraid.com